پیغمبر اقدس ؐ کی زندگی جنگی حکمت عملی کے لیے نمونہ عمل ہے۔ وضاحت کریں۔

تعارف :

اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ
"بے شک حضور اکرم ؐ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ عمل ہے"۔ (سورۃ الاحزاب)

اللہ نے جیسے قرآن پاک میں پہلے ہی واضح فرما دیا ہے کہ حضور اکرم ؐ کی زندگی ہر زمانے اور ہر نسل اور ہر قوم سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے۔ حضور اکرم ؐ کی زندگی سے ہم جنگی حکمت عملی اور جنگی تدبیریں احسن طریقے سے سیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ؐ نے بطور سپہ سالار کئی جنگوں میں حصہ لیا اور دشمن کو تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود بھی شکست سے دوچار کیا۔

حضور اکرم ؐ کے زمانے میں 80 سے زیادہ جنگیں لڑی گئیں۔ لیکن ان میں صرف 1058 انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ انسانی تاریخ کی سب سے کم شدت والی لڑی جانے والی جنگیں ہیں۔

اگر ہم ان جنگوں کا مقابلہ آج کے دور سے کریں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ معمولی سے جنگ میں بھی ہزاروں کی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور ان کے نتائج بھی کچھ حاصل نہیں ہوتے سوائے نقصان اور بربادی کے۔ اس لیے حضور اکرم ؐ کی زندگی بطور سپہ سالار ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ اگر ہم آج بھی ان حکمت عملی اور جنگی تدبیروں پر عمل کریں تو آج بھی ہم دشمن کو نہ صرف شکست بلکہ اس کے دل میں اپنی محبت بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی جنگی حکمت عملی (2

(1 دشمن کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا:

حضور اکرم ﷺ اپنے دشمن کی ہر سرگرمی پر نظر رکھتے تھے۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو دشمن کے حالات کے مطابق تیار رکھ سکیں۔ اور دشمن کے حملہ آور ہونے سے پہلے ہی وہ تیار رہیں۔ مثال کے طور پر جب کفار نے غزوہ بدر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا تو حضور اکرم ﷺ کو پہلے سے خبر مل چکی تھی۔ اس طرح سے حضور اکرم ﷺ نے خود کو اور اپنے صحابہ کو بہت بڑے نقصان سے بچا لیا تھا۔

(2 انتہائی رازداری سے کام لیتے تھے:

حضور اکرم ﷺ جہاں دشمن کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تھے اور اس کام کے لیے حضور اکرم ﷺ نے انتہائی ہوشیار اور چالاک صحابہ کرام ؓ کو اس کام پر مامور فرمایا ہوا تھا۔ وہیں پر حضور اکرم ﷺ اپنی سرگرمیوں کو انتہائی رازداری میں رکھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اتنی رازداری سے کام لیتے تھے کہ دشمن کو پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ وہ ان کے سر پر پہنچ چکے ہوتے تھے۔

مثال کے طور پر حضور اکرم ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر جنگ

کے لیے روانہ ہوئے تو دشمن کو ذرہ بھی احساس نہ ہوا۔
خود صحابہ کرامؓ بھی اس بات کو نہ سمجھ سکے۔ اس لیے جب
مکہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو اپنے ارادہ سے
آگاہ کیا۔ حضور اکرمؐ نے مکہ کو بڑی آسانی فتح کرلیا اور
جنگی نقصان بھی بہت کم ہوا۔

(iii) دشمن پر اقتصادی دباؤ ڈالنا

حضور اکرمؐ دشمن پر اقتصادی
اور مالی دباؤ بھی ڈالتے تھے تاکہ دشمن جنگ کرنے سے باز رہے
کیونکہ مکہ کے کفار کا پیشہ تجارت اور وہ کافی امیر تھے لہٰذا اُن کے لیے
جنگی نقصان اور اس کی تیاری کے لیے رقم کا بندوبست کرنا کوئی
مسئلہ نہ تھا۔ اس کے برعکس مدینہ کے مسلمان مکہ سے ہجرت
کرکے آئے تھے اس لیے وہ بہت غریب تھے کیونکہ اُن کے پاس
مال و دولت بہت کم تھا اور انصار مدینہ کی مالی حالت بھی اتنی
اچھی نہیں تھی۔ اس لیے حضور اکرمؐ نے کفار مکہ کیلئے تجارتی
راستہ بند کر دیا اور ان کی تجارتی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی
اس طرح وہ مسلمانوں پر حملہ کرنے سے باز رہے اور آپؐ
نے مکہ کو آسانی سے فتح بھی کرلیا۔

(iv) سیاسی اور سفارتی محاذ پر حکمت عملی

حضور اکرمؐ نے کفار کو شکست
دینے اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے میثاق مدینہ جیسے معاہدات
فرمائے جس میں مدینہ کے یہودیوں کو پابند کیا گیا کہ وہ مسلمانوں
کے خلاف جنگی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے اور دشمن کا مل

کے مقابلہ کر دیں گے۔ اس طرح حضور اکرم ﷺ نے باقی قبائل سے بھی معاہدات فرمائے۔ اس طرح حضور اکرم ﷺ نے کفار کو جنگ سے باز رکھا اور کفار پر فتح حاصل کرلی۔

(۷) کمانڈو دستے گر میوں کا اہتمام:

حضور اکرم ﷺ کمانڈوں دستوں کا اہتمام فرماتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک یہودی کعب مسلمان عورتوں کے لیے عشقیہ اشعار لکھتا اور مسلمانوں کے خلاف جنگی چالیں چلتا رہتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس ایک شخص کے لیے حضور اکرم ﷺ سب یہودیوں سے جنگ نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے اپنے جانباز صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ لہذا صحابہ کرام رض نے اس یہودی کو رات کے وقت خفیہ طور پر لے سے قتل کر دیا۔

اس لیے کمانڈو دستے گر میوں کا اہتمام بہت ضروری ہے تاکہ دشمن کو خاص نشانہ بنا کر ضرب لگائی جا سکے اور فتنہ کو ختم کیا جا سکے۔

(۸) ~~دستو~~

(۸) دستوں کی عمدہ تعیناتی:

حضور اکرم ﷺ دستوں کی عمدہ تعیناتی فرماتے تھے۔ مثال کے طور پر غزوہ احد میں حضور اکرم ﷺ نے جبل حنین پر تیر اندازوں کو تعینات فرمایا تاکہ ~~دستو~~ دشمن عقب سے حملہ نہ کر سکے۔ اس طرح

غزوہ بدر کے موقع پر جنبہ پر آپ نے اپنا ایک دستہ تعینات فرمایا۔ لیکن دشمن کو پانی بھر کر لے جانے کی اجازت فرمادی۔

آگ میں جلانے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے آگ میں دشمن کو جلانے سے منع فرمایا۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

"آگ میں جلانے کا حق سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور کسی کو نہیں"

کیونکہ اس سے قبل حضور کو دور کے دشمنی کی آگ میں دشمن کو زندہ یا مردہ آگ میں پھینک دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس رسم کا خاتمہ کر دیا۔

قتل سفیر کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے قتل سفیر کی بھی ممانعت فرما رکھی تھی۔ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس مسلیمہ کذاب کا ایک سفیر خط لیکر آیا جو کہ انتہائی نامناسب الفاظ پر مشتمل تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر مجھے قتل سفیر کا حکم نہ ہوتا تو میں تیرا سر اڑا دیتا۔

باندھ کر قتل کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے کی بھی ممانعت فرما رکھی تھی۔ ایک دفعہ صحابہ نے جنگی قیدیوں

باندھ کر قتل کرنا چاہا تو ریڈ صحابی نے بولا کہ حضور اکرم ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تباہ کاری کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے تباہ کاری کی بھی ممانعت فرما رکھی تھی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان اللہ لا یحب الفساد

"بے شک اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند فرماتا ہے۔"

(القرآن)

حضور اکرم ﷺ نے درختوں کو کاٹنے اور عمارتوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا ہوا تھا۔

رات کے وقت حملہ کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے رات کے وقت حملہ کرنے کی ممانعت فرما رکھی تھی۔ مثال کے طور پر حضور اکرم ﷺ رات کے وقت جب مکہ کے پاس پہنچے تو کفار پر حملہ نہیں کیا بلکہ صبح ہونے کا انتظار کیا اور تب کفار پر حملہ کیا اور مکہ کو فتح کر لیا۔

غیر مسلح کو قتل کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ غیر مسلح افراد کو قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ جنگ میں حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے ان افراد کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے بچوں، عورتوں اور بوڑھے افراد کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے اندھوں، معذوروں اور بزرگوں اور پادریوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس سے پہلے لوگ ان افراد کو قتل کر دیتے تھے اور ان پر تشدد کرتے تھے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان افراد کے قتل کرنے سے منع فرما دیا۔ تاکہ امن و امان کی صورتحال کو جنگ میں بھی برقرار رکھا جا سکے۔

عبادت گاہوں کو تباہ کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے عبادت گاہوں کو تباہ کرنے کی بھی ممانعت فرمائی۔ حضور اکرم ﷺ نے عبادت گاہوں کے اندر موجود افراد کو بھی قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔ خواہ وہ افراد یہودی، عیسائی، ہندو یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے قتل سے منع کر دیا ہے۔

حاصل بحث

حضور اکرمؐ کی جنگ کی تدابیر اور جنگی حکمت عملی کا واضح طریقے سے تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ کا طریقہ جنگ آج کے جنگی دور میں بھی قابل عمل ہے۔ آج کے ایٹمی ہتھیاروں مصنوعی ~~جہاز~~ ذہانت کی ٹیکنالوجی سے لیس ہتھیار انسانیت کے لیے بہت بڑا خطرہ ہیں اس لیے ضروری ہے کہ حضور اکرمؐ کی جنگی تدبیروں اور جنگی حکمت عملی پر عمل کیا جائے تاکہ جنگی نقصان کم سے کم ہو اور ساری انسانیت امن سے رہ سکے۔ اگر مسلمان آج بھی ان پر عمل کریں ~~تو~~ تو وہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں

کیونکہ شاعر مشرق کہتے ہیں۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا خود بندے سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

(شاعر مشرق علامہ محمد اقبال)